169955 - سودی قرض لینے کی سروس کے لیے ویب سائٹ ڈیزائن کرنا

سوال

میں ویب سائٹ ڈیزائننگ کا کام کرتا ہوں اور کسٹمر کے لیے ویب سائٹ ڈیزائن کرتا ہوں، کچھ دن قبل میرے چچا زاد بھائی نے ایک کمپنی کے لیے ویب سائٹ ڈیزائن کرنے کا آرڈر دیا، یہ کمپنی بہت سارے کام کرتی ہے، مشکل یہ درپیش ہے کہ کمپنی اپنے کسٹمر کے لیے سودی قرض حاصل کرنے میں معاونت کی سروس بھی مہیا کرتی ہے.
وہ انہیں سودی قرض دیتی تو نہیں بلکہ صرف اس میں معاونت کرتی ہے، کیا اس طرح کی ویب سائٹ بنانا میرے لیے حلال ہے یا نہیں ؟
میرا چچا زاد غیر مسلم ہے، اور اسے علم ہے کہ میں مسلمان ہوں، میں مسلمانوں کے بارہ میں کوئی غلط تصور نہیں دینا چاہتا، اس لیے ان کے اس مطالبہ کو رد کر رہا ہوں کیا آپ اس سلسلہ میں میری کوئی مدد کر سکتے ہیں ؟
اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مسلمان کے لیےفی ذاتہ مباح ویب سائٹ ڈیزائن کرنے کا کام کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اسے چاہیے کہ وہ ایسی ویب سائٹ بنانے سے اجتناب کرے جو حرام کام پرمشتمل ہو مثلا بنکوں کی ویب سائٹ، اور شراب اور فلموں کی ویب سائٹ اور اسی طرح مرد و عورت کے مابین بات چیت اور چیٹ کرنے کے لیے.

اصل میں حرام تو وہی ہے جو حرام ہو کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو، یقینا اللہ تعالی بڑی شدید سزا دینے والا ہے
المآئدۃ (2).

اور اگر وہ ویب سائٹ اصلا کسی حرام کام کے لیے نہیں بلکہ اصل میں تو مباح اور جائز کام کے لیے بنائی گئی ہے لیکن ہو سکتا ہے وہ کچھ حرام پر بھی مشتمل ہو، مثلا وہ کمپنی جس کے بارہ میں آپ دریافت کر رہے ہیں اس کے لیے آپ دو شرط کے ساتھ ویب سائٹ ڈیزائن کر سکتے ہیں:

پہلی شرط:

اس کمپنی کا اکثر اور غالب طور پر کام مباح اور جائز ہو اور اس کے اکثر کام اور امور حرام کام پر مشتمل نہ ہوں.

دوسری شرط:

آپ کوئی ایسا کام نہ کریں جو اس حرام کام کے لیے مخصوص ہو.

اور خاص کر اس کمپنی کے بارہ میں جس کے متعلق آپ دریافت کر رہے ہیں اس کی ویب سائٹ اس شرط پر بنانی اور ڈیزائن کرنی جائز ہوگی جبکہ اس کمپنی کا اکثر کام سودی امور پر مشتمل نہ ہو، اور آپ اپنی اس ڈیزائننگ میں کوئی ایسی ونڈو اور آپش نہ رکھیں جو اس حرام کام کے لیے مخصوص کی گئی ہو یا پھر اس کی راہنمائی کرتی ہو.

مزید تفصیل دیکھنےکے لیے آپ سوال نمبر (22756) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

آپ کے چچا زاد کے بارہ میں عرض ہے کہ آپ جو کام نہیں کر رہے اس کے بارہ میں اسے شرعی حکم بتانے میں اسے دین اسلام کی دعوت دینا ہے، اور آپ کا اس حرام کام کے لیے ویب سائٹ ڈیزائن کرنا دین اسلام کی خراب صورت پیش کرنے کے مترادف ہوگی.

کیونکہ مسلمان شخص کے لیے کسی کافر کو راضی کرنے کے لیے کوئی حرام کام کرنا جائز نہیں، بلکہ جب اس کافر کو علم ہوگا کہ اس کا دین اسلام تو سود کو حرام قرار دیتا ہے اور آپ اس سود کےحصول کے لیے ویب سائٹ ڈیزائن کریں گے تو وہ کافر خود دیکھے کہ آپ اس اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں.

اس لیے مسلمان شخص اللہ تعالی کو ناراض کر کے لوگوں کی خوشی و رضا حاصل کرنے سے اجتناب کرے، کیونکہ اس کے بہت زیادہ برے نتائج نکلتے ہیں.

امام ترمذی رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی حدیث ذکر کی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

" جس کسی نے بھی لوگوں کو ناراض کر کے اللہ تعالی کی رضا و خوشنودی حاصل کی اللہ تعالی اسے لوگوں سے کافی ہو جائیگا، اور جس کسی نے بھی اللہ تعالی کو ناراض کر کے لوگوں کی خوشی حاصل کی تو اللہ سبحانہ و تعالی اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2414) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن حبان نے درج ذیل الفاظ سے روایت کیا ہے:

" جس کسی نے لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کی خوشنودی حاصل کی تو اللہ تعالی اس سے راضی ہو جاتا ہے اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دیتا ہے، اور جس کسی نے اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کی خوشی مول لی تو اللہ تعالی اس پر ناراض ہو جاتا ہے اور لوگوں کو بھی اس پر ناراض کر دیتا ہے "

ابن حبان (1 / 501) ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور آپ یہ بات علم میں رکھیں کہ حقیقی دعوت و تبلیغ اور لوگوں کو حقیقتا دین کی ترغیب دینا یہ ہے کہ: آپ خود دین اسلام پر کاربند ہوں اور دین پر عمل کریں، لیکن یہ کہ آپ دوسروں کو تو یہ بتائیں کہ دین اسلام نے سود حرام کیا ہے اور پھر خود اس کا لین دین کریں اور اس میں تعاون کریں تو یہ اللہ کی راہ میں رکاوٹ ڈالنا اور ایک قسم کا اللہ کی راہ سے روکنا ہے.

اور لوگوں کو اللہ سبحانہ و تعالی کے دین سے متنفر کرنا ہے؛ اس طرح تو لوگ یہ کہیں گے کہ یہ شخص جس دین کی ہمیں دعوت دیتا ہے اگر یہ حق ہوتا تو یہ خود اس پرعمل بھی کرتا، اگر یہ حق ہے تو یہ شخص خود اس پرعمل کیوں نہیں کرتا ؟!

واللہ اعلم.